

پرائمری نظام تعلیم ایک امریکی سازش

افغان بچے

فوجیوں، بھوتوں یا انسانوں کی جنت

مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی آپ بیتی

افکار و تاثرات

پرائمری نظام تعلیم ایک امریکی سازش
کے کان میں سب سے پہلے اذان کے مقدس کلمات اور اللہ تعالیٰ

لی عظمت و بزرگی کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ پھر جب بچہ آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ تو اسے کلمہ طیبہ اور نماز وغیرہ حفظ کرانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ اور جب بچہ پانچ سال کی عمر تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اکثر والدین اپنے بچوں کو پرائمری سکول میں اس غرض سے داخل کر دیتے ہیں۔ کہ وہاں جا کر وہ اسلام کے انتہائی ضروری عقائد اور احکام کے ساتھ ساتھ توحید و رسالت، ایمان، مفضل، ایمان، محمل، ہشش کلمے، نماز، نماز جنازہ، آیت الکرسی اور قرآنی صورتوں سے واقفیت حاصل کر لے گا جن کے ذریعے اس کا عقیدہ اور ایمان راسخ ہو جاتے ہیں۔

ہماری روایت یہ بھی رہی ہے۔ کہ جس زمانے میں پرائمری مدارس میں محلین دینیات نہیں ہوا کرتے تھے۔ انہیں چندہ اکٹھا کر کے محنتور معاوضے کے عوض پرائمری مدارس میں بچوں کی دینی اور اخلاقی ترقی اور تربیت کے لیے معلم دینیات کا از خود بندوبست کر لیتے تھے۔ بعد میں سرکار کی طرف سے ۲۵ روپے ماہوار، پھر سو روپے ماہوار اور آخر میں گریڈ سکولز کے ذریعے پرائمری مدارس میں محلین دینیات کی آسامیاں دی گئیں۔

ہوتے ہوئے نوبت یہاں تک پہنچی کہ صوبہ سرحد میں پرائمری تعلیم کو براہ راست امریکی پراجیکٹ کی تحویل میں دے دی گئی۔ اور گزشتہ چند سالوں سے ہماری پرائمری تعلیم یو۔ ایس ایڈ اور امریکی مشیروں کی نگرانی میں چلائی جا رہی ہے۔ چنانچہ

امریکی سرکار کی ایسا پراجیکٹ ہماری دینی اساس پر سب سے پہلا وار یہ کیا گیا۔ کہ اب پرائمری مدارس سے دینیات کی آسامیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ اور پرائمری سکولوں میں پڑھانے والے محلین دینیات کو ڈل اور ہائی سکولوں میں کھپا دیا گیا ہے۔ جو کہ ایک عظیم قومی المیہ ہے۔ جس کے پیچھے یہودی لابی، امریکی سرکار اور پاکستان کے مریخ پرست حکمرانوں کی سازش کا رفرما ہے۔ اور جس کا مقصد ہمارے بچوں کو دینی تعلیم سے بے بہرہ رکھ کر ان کے سینوں میں عظیم اسلامی روایات اور قرآن و سنت کی تعلیمات کی بجائے کفر و الحاد اور لادینی نظریات کا تخم ریزی کرنا ہے۔ ہمارے حکمران جو امریکی کی ہر اوپر وارے نیارے ہوا کرتے ہیں۔ جو امریکی کی خوشنودی